اور امتیازات و تشخصات کو استعمال کرنے پر سخت ترین تعزیری سزائیں مقرر کر دی جاتیں۔ مگر اسکی بجائے وقفہ وقفہ سے سرکار دالاتبار سے منسلکہ ادارے انہیں "مسلمان" ہونے کے تمغوں سے نوازتے رہے ٹی وی پر ایک سائل پوچھتا ہے۔ کہ نوبل انعام یافتہ "مسلمان سائنسدان" کون ہے؟ جواب میں اس مسلمانی کا قالب قادیانیوں کے نفسِ ناطقہ ڈاکٹر عبدالسلام پر فٹ کرا لیا جاتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق عالمِ اسلام کے مسلمان سائنسدانوں کا سیمنار ہوتا ہے۔ تو ان مسلمان سائنسدانوں کو خصوصی بریفنگ دینے ان کی پذیرائی اور رہنمائی کیلئے ملتِ اسلامیہ پاکستان سے جو "مسلمان" سائنسدان پیش پیش رہتا ہے۔ اس کا نام ہوتا ہے "عبدالسلام" قادیانی۔ الغرض نیکوں کے نام سرکلر میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کارستانی نہیں مگر معاملہ ہے ایسے درپردہ قادیانی اور ان کے بھائی بند دینی حس سے عاری مسلمان کہلانے والے اہل کاروں کو بے نقاب کرنے اور ان کو عبرتناک سزا دینے کا جب تک ایسا نہیں ہوگا ملتِ مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

★

اسلام آباد میں کسی سرکاری وومن ورکنگ گروپ؟ نے ملک کے اقتصادی اور معاشرتی پسماندگی کا حل یہ دریافت کر لیا ہے کہ اگلے پنجسالہ منصوبہ کے دوران عورتوں کے پردے کے خلاف مہم چلائی جائے اور عورتوں کو ملکی معیشت میں فعال کردار ادا کرنے پر مجبور کیا جائے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کونسے لوگ ہیں اور کونسا ورکنگ گروپ ہے۔ ایسی ہی ایک وومن ڈویژن کی سربراہ خاتون نے پچھلے دنوں برقعہ اور چادر کو عورتوں کی صحت کیلئے مضر قرار دیا تھا۔ مگر بے پردگی ایک ایسا گھسا پٹا موضوع ہے کہ جب بھی مغرب نے عالمِ اسلام کے اخلاق و اقدار پر شبخون مارا۔ ان ساری ثقافتی و اخلاقی بربادیوں کا مقدمۃ الجیش یہی مسئلہ بنا رہا۔ اب عالمِ اسلام آزاد ہوا ہے مسلمانوں نے انگڑائی لی ہے مگر عورتوں کے حقوق کی آڑ میں عورتوں پر ظلم و ستم اور خواتین کی عصمت و تقدس کو لوٹنے والے اس اباحیت زدہ طبقہ کا شبخون جاری ہے۔ وہ اسلامی معاشرہ کے ساکن تالابوں میں وقفہ وقفے سے اپنی غلاظت کے چھیٹروں سے ارتعاش پیدا کرنے سے نہیں چوکتا۔ نہ وہ "اسلامی انقلاب" کی حقیقت اور اہمیت اور بنیادی تقاضوں کو سمجھتا ہے نہ وہ اتاترک مصطفیٰ کمال اور امیر امان اللہ جیسے "مجددین" کے عبرتناک انجام سے عبرت لیتا ہے یہ طبقہ سمجھتا ہے کہ عورتیں ایسی باتوں سے ننگی ہوں یا نہ ہوں مگر "اسلام کے نام پر جاری جدوجہد" کو کسی طرح پنپنے نہ دیا جائے۔ اگر عورتوں کے اسلامی قانونِ شہادت کے خلاف سڑکوں پر نکلنے والی چند حیا باختہ عورتیں تعزیر و ملامت اور ملک بھر کی غوغا آرائی کا ذریعہ بن سکتی تھیں تو سرکاری حصاروں میں بیٹھنے والے یہ نام نہاد ورکنگ گروپ کیا کسی تعزیر اور سزا کے مستحق نہیں ہیں جو ملک کی کروڑوں عفت مآب خواتین کروڑوں غیور مسلمانوں اور ان کے مذہب "شریعتِ اسلام" کی تذلیل و توہین اور اس سے کھلی بغاوت کا بار بار ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۱۵ر شعبان